

2021



Centre for Peace and  
Development Initiatives

# پاکستان میں بجٹ شفافیت کی صورتحال

**BUDGET STUDY CENTRE**

# پاکستان میں بجٹ شفافیت کی صورتحال

## عامراجاز

پاکستان میں بجٹ شفافیت کی صورتحال (State of Budget Transparency in Pakistan) کے عنوان سے تیار کردہ تحقیقاتی رپورٹ کا یہ ایک مختصر خاکہ ہے۔ مکمل رپورٹ بمعہ ضمیمہ جات، سی پی ڈی آئی کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ یہ مختصر مسودہ پروجیکٹ میں شامل اضلاع میں تقسیم کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔

# فہرست

صفحہ نمبر	مضمون	سیریل نمبر
03	تعارف:	01
04	اظہار تشکر۔	02
05	خلاصہ۔	03
06	طریقہ کار (Methodology)	04
08	وزارت خزانہ/محکموں کو ارسال کردہ معلومات کی درخواستیں۔	05
08	وفاقی وزارتوں/صوبائی محکموں کو معلومات کے حصول کی درخواستیں۔	06
08	یہ رپورٹ پچھلے سال سے کیسے مختلف ہے؟	07
09	حصہ دوم	08
10	معلومات تک رسائی کی درجہ بندی۔	09
10	بجٹ کی منظوری کے عمل میں تیزی۔	10
09	بجٹ دستاویز کی دستیابی اور جامعیت۔	11
12	سیٹیزن بجٹ۔	12
12	مساوی بجٹ۔	13
14	بجٹ پر مقننہ (Parliament) کی نگرانی۔	14
15	بجٹ سازی کے عمل میں شہریوں کی شرکت۔	15
17	بجٹ اخراجات کی رپورٹس	16
17	آڈٹ	17
18	بجٹ اعداد و شمار کی آن لائن دستیابی	18
18	مجموعی اسکور	19
19	اصلاحاتی ایجنڈا۔	20

## تعارف:

یہ وفاقی اور صوبائی سطح پر "پاکستان میں بجٹ شفافیت کی صورتحال" دوسری سالانہ رپورٹ ہے۔ یہ رپورٹ پاکستان میں بجٹ سازی کے نظام کا تجزیہ کرتے ہوئے ان مراحل کی نشاندہی جہاں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ سی پی ڈی آئی گزشتہ ایک دہائی سے پاکستان میں بجٹ سازی کے عمل پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اس کا محور اب تک مقامی حکومتوں میں بجٹ سازی کے عمل کی نگرانی رہا ہے۔ پاکستان کے آئین میں 18 ویں ترمیم اور بلدیاتی نظام کے غیر فعال ہونے کے بعد مالی وسائل کا کثیر حصہ صوبائی حکومتوں کے کنٹرول میں ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال سے سی پی ڈی آئی نے اپنی توجہ صوبائی بجٹ کی تحقیق پر منتقل کر دی ہے۔

اس سال مطالعہ کے طریقہ کار میں پچھلے سال کی نسبت بہتری لائی گئی ہے۔ بجٹ شفافیت کو جانچنے کے لئے تین نئے سیکشن سروے میں شامل کیے گئے ہیں۔ یہ سیکشن حکومتوں کی جانب سے بجٹ اخراجات سے متعلق جاری کردہ مختلف رپورٹس، اعلیٰ سطحی اداروں کی جانب سے کیے جانے والے آڈٹ اور بجٹ اعداد و شمار کی آن لائن دستیابی سے متعلق ہیں۔

سرکاری امور میں شفافیت اور شہریوں کو جواب دہی 2005 میں اپنے قیام سے ہی سی پی ڈی آئی کا بنیادی ایجنڈا رہا ہے۔ سی پی ڈی آئی سرکاری انتظام کو شفاف اور شراکت پر مبنی بنانے کیلئے پرعزم ہے۔ یہ تحقیقی رپورٹ اسی عزم کی طرف ایک کوشش ہے اور بجٹ بنانے کے عمل میں پائی جانے والی خامیوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ اب یہ سول سوسائٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ سرکاری اداروں کے ساتھ مل کر نظام کی بہتری کے لیے کام کرے۔ سی پی ڈی آئی اس سالانہ رپورٹ کو مستقل شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو معلومات تک رسائی کے عالمی دن (28 ستمبر) کے موقع پر جاری کی جائیگی۔

## اظہار تشکر۔

حصہ دوم کا فریم ورک اور بیشتر سوالات اوپن بجٹ سروے (OBS) سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اوپن بجٹ سروے انٹرنیشنل بجٹ پارٹنرشپ کی تخلیق ہے۔ یہ سروے ہر دو سال بعد 100 سے زائد ممالک میں کیا جاتا ہے۔ سروے میں شامل تفصیلی سوالات بجٹ سازی کے چاروں مراحل کا مکمل احاطہ کرتے ہیں۔ اوپن بجٹ سروے صرف وفاقی بجٹ کے لیے کیا جاتا ہے۔ سی پی ڈی آئی گزشتہ ایک دہائی سے اس سوالنامے کے مختصر ورژن کو استعمال کر کے ضلعی سطح پر بجٹ سازی کے عمل کا مشاہدہ کرتا رہا ہے۔ یہ دوسرا موقع ہے کہ یہ سرویو وفاقی اور صوبائی بجٹ کیلئے کیا جا رہا ہے۔ او بی ایس (OBS) میں شامل کچھ سوالات کو پاکستانی سیاق و سباق کے مطابق ڈھالا گیا ہے۔ سی پی ڈی آئی کے ایڈووکیسی ایجنڈے اور پاکستانی تناظر کو سامنے رکھتے ہوئے اس میں کچھ اضافی سوالات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

## مخففات کی فہرست

بجٹ کا سرکلر	بی سی سی
دوران سال کی رپورٹ (year Reports-In)	آئی وائی آر (IYR)
خیبر پختونخواہ	کے پی
ششماہی (سال کے وسط) رپورٹ (year Reports-Mid)	ایم وائی آر
معلومات تک رسائی کا حق	آر ٹی آئی (RTI)
سالانہ (سال کے اختتام) رپورٹ (End Reports-Year)	وائی ای آر (YER)

## خلاصہ۔

یہ رپورٹ پاکستان میں بجٹ کی تشکیل اور اس پر عمل درآمد کے دوران شفافیت (Transparency) اور شراکت داری (Participation) سے متعلق مسائل کو اجاگر کرتی ہے۔ اس سروے میں 35 فیصد کا اوسط اسکور ظاہر کرتا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں زیادہ تر معلومات شہریوں کو فراہم کرنے سے گریزاں ہیں۔ اوپن بجٹ انڈیکس میں پاکستان کو ان ممالک کے گروپ میں رکھا گیا ہے جنہوں نے بجٹ سازی کے عمل میں مناسب شفافیت حاصل نہیں کی۔ اس انڈیکس میں پاکستان صرف 28 پوائنٹس ہی حاصل کر پایا ہے۔ اسی گروپ میں پاکستان کے ساتھ میانمار اور کیمرون جیسے ممالک موجود ہیں۔

یہ رپورٹ دو حصوں پر مشتمل ہے: حصہ الف مختلف وفاقی وزارتوں اور صوبائی محکموں کو بھیجی گئی معلومات کی درخواستوں سے متعلق ہے۔ ان درخواستوں میں پوچھی گئی معلومات کا تعلق بجٹ دستاویزات اور بجٹ سازی کے مختلف مراحل کے دوران کیے گئے فیصلوں سے ہے۔ حصہ ب میں بجٹ دستاویزات کی جامعیت اور بجٹ سازی کے عمل میں شفافیت اور اس عمل میں شہریوں کی شمولیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

بجٹ سازی کے عمل کے آخری مراحل کے دوران (اپریل - مئی 2021) بجٹ بنانے کے عمل کے بارے میں منتخب وفاقی وزارتوں اور صوبائی محکموں کو 150 معلومات کی درخواستیں بھیجی گئیں۔ وفاقی وزارتوں کو بھیجی گئی 38 درخواستوں میں سے کسی کا مقررہ وقت کے اندر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اسی طرح چاروں صوبائی حکومتوں کے محکموں کو کل 112 معلومات کی درخواستیں بھیجی گئیں۔ کسی بھی صوبائی محکمے کی جانب سے مقررہ وقت کے اندر مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ انفارمیشن کمیشنز کو شکایات ارسال کی گئیں لیکن انفارمیشن کمیشنز کی مداخلت کے بعد بھی کسی ایک وزارت/محکمہ نے مقررہ وقت میں معلومات فراہم نہیں کیں۔

دوسرے حصے کے لیے ایک سوالنامہ تیار کیا گیا تاکہ بجٹ دستاویزات کی جامعیت، شفافیت اور بجٹ سازی کے عمل میں شراکت داری کو جانچا جاسکے۔ مجموعی طور پر خیبر پختونخواہ حکومت 37 فیصد پوائنٹس کے ساتھ پہلے نمبر پر ہے۔ پنجاب 36 فیصد پوائنٹس کے ساتھ دوسرے، وفاقی حکومت اور سندھ 35 فیصد پوائنٹس کے ساتھ تیسرے اور بلوچستان 34 فیصد پوائنٹس کے ساتھ آخری نمبر پر ہے۔ تمام حکومتوں نے بجٹ دستاویزات کی جامعیت کے حوالہ سے تسلی بخش کارکردگی کا مظاہرہ کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فنکشنل اور اقتصادی درجہ بندی (classification) کے بین الاقوامی معیارات کسی حد تک پورے کیے جا رہے ہیں۔ تاہم حکومتوں نے بجٹ بنانے کے عمل میں شہریوں کی شرکت، اس عمل کے دوران قانون سازوں کی نگرانی اور بجٹ اخراجات سے متعلق بروقت رپورٹس جاری کرنے کے حوالہ سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

<sup>1</sup> اوپن بجٹ انڈیکس عوام کی معلومات تک رسائی کا جائزہ لیتا ہے کہ مرکزی حکومت کس طرح عوامی وسائل کو بڑھاتی اور خرچ کرتی ہے۔ نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ 100 / 87 پوائنٹس کے ساتھ پہلے نمبر پر ہیں۔

## طریقہ کار (Methodology)

یہ رپورٹ دو حصوں پر مشتمل ہے۔

### حصہ اول

1.1۔ معلومات کے حق کو استعمال کرتے ہوئے حصول معلومات کی درخواستوں کے ذریعے پاکستان میں بجٹ شفافیت کی صورتحال کا جائزہ۔ اس حصہ میں منتخب وفاقی وزارتوں اور صوبائی محکموں کو معلومات فراہم کرنے کیلئے درخواستیں ارسال کی گئیں۔ ذیل میں ان وزارتوں اور محکموں کی فہرست دی گئی ہے جنہیں معلومات فراہم کرنے کی درخواستیں بھجوائی گئیں۔

وفاقی وزارت	صوبائی محکمہ (بلوچستان)	صوبائی محکمہ (خیبر پختونخوا)	صوبائی محکمہ (پنجاب)	صوبائی محکمہ (سندھ)
وزارت موسمیاتی تبدیلی	محکمہ خزانہ	محکمہ خزانہ	محکمہ خزانہ	محکمہ خزانہ
وزارت تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت	محکمہ فشریز و جنگلی حیات	محکمہ خوراک	محکمہ ہائر ایجوکیشن	محکمہ ایگریکلچر پلائی و پرائس
وزارت خزانہ، ریونیو و اقتصادی امور	محکمہ اطلاعات	محکمہ انڈسٹریز	محکمہ پاپولیشن و پلاننگ	محکمہ کالج ایجوکیشن
وزارت ہاؤسنگ اینڈ ورکس	محکمہ انہار	محکمہ لیبر	محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر	محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن و اینٹی ٹارگوٹیکس
وزارت قانون و انصاف	محکمہ لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی	محکمہ منرل ڈویلپمنٹ	محکمہ سوشل ویلفیئر	محکمہ لائیو سٹاک و فشریز
وزارت فوڈ سیکورٹی اینڈ ریسرچ	محکمہ ترقی خواتین	محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ	محکمہ زکوٰۃ و عشر	محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ
وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشن اینڈ کوارڈینیشن				
وزارت ریلویز				
وزارت سائنس اینڈ ٹیکنالوجی				
وزارت آبی وسائل				

جدول 1: وزارتوں اور محکموں کی فہرست جنہیں معلومات فراہم کرنے کی درخواستیں بھجوائی گئیں۔

وزارت خزانہ/محکمہ خزانہ چونکہ بجٹ سے متعلقہ تمام سرگرمیوں کا مرکز ہوتا ہے لہذا اسے حصول معلومات کیلئے 8 سے 9 درخواستیں بھیجی گئیں۔ جبکہ دیگر منتخب وفاقی وزارتوں میں ہر ایک کو 3 درخواستیں ارسال کی گئیں۔ اسی طرح ہر صوبے میں 5 محکموں کا انتخاب کیا گیا اور ہر محکمہ کو معلومات کے حصول کیلئے 4 درخواستیں ارسال کی گئیں۔

## معلومات تک رسائی کے حق کے تحت معلومات کی فراہمی

معلومات کے حصول کیلئے ارسال کردہ درخواستوں کے جوابات کو درج ذیل طریقے سے نمبر دیے گئے۔

وزن	مکملہ جواب
3	مقررہ مدت کے دوران وزارت/محکمہ سے موصول ہونے والی معلومات۔
0	مقررہ مدت کے بعد وزارت/محکمہ سے موصولہ معلومات/کوئی جواب نہیں

بلوچستان نے حال ہی میں "بلوچستان رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ 2021" نافذ کیا ہے اور "بلوچستان فریڈم آف انفارمیشن ایکٹ 2005" کو منسوخ کر دیا ہے۔ اگرچہ نئے قانون کا نفاذ ہو چکا ہے لیکن اس کے تحت ابھی تک انفارمیشن کمیشن سمیت دیگر انتظامی ڈھانچے کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکا۔ اس لیے بلوچستان میں معلومات کی درخواستیں مندرجہ بالا دونوں قوانین کے تحت بھیجی گئیں۔

## درخواستوں کے ذریعے کونسی معلومات پوچھی گئیں؟

معلومات کی درخواستیں وزارت/محکمہ خزانہ کے جاری کردہ بجٹ کیلنڈر میں درج مختلف سرگرمیوں اور فیصلوں سے متعلق تھیں۔ یہ کیلنڈر بجٹ کال سرکلر (بی سی سی) کا حصہ ہے جو تمام وزارتوں/محکموں کو جاری کیا جاتا ہے جس سے بجٹ بنانے کے عمل کا آغاز ہو جاتا ہے۔ وزارت/محکمہ خزانہ، ستمبر/اکتوبر کے دوران تمام وزارتوں/محکموں کو بجٹ کال سرکلر جاری کرتا ہے۔ اس سرکلر کے ساتھ بجٹ تجاویز کا مسودہ تیار کرنے کے لئے تفصیلی ہدایات، نمونے کے فارم اور مختلف سرگرمیوں کے طے شدہ اوقات پر مبنی تفصیلی شیڈول بھی دیا جاتا ہے۔ ان پانچ بجٹ کیلنڈرز کی ایک کاپی ضمیمہ A (صرف ویب سائٹ پر) کے طور پر دی گئی ہے۔ مختلف وزارتوں اور محکموں کو بھیجی جانے والی معلومات کی درخواستوں کی تعداد درج ذیل ہے

حاصل کردہ پوائنٹس	منتخب وزارتوں/محکموں کے نام درخواستیں		امور خزانہ کے نام درخواستیں		کل بھیجی گئی درخواستیں	حکومت
	فراہم کی گئی معلومات	بھیجوائی گئی درخواستیں	فراہم کی گئی معلومات	بھیجوائی گئی درخواستیں		
0	0	30	0	8	38	وفاقی حکومت
0	0	20	0	8	28	بلوچستان
0	0	20	0	9	29	خیبر پختونخواہ
0	0	20	0	8	28	پنجاب
0	0	20	0	9	29	سندھ
0	0	110	0	42	152	ٹوٹل

جدول 2- وفاقی وزارتوں اور صوبائی محکموں کو معلومات کے حصول کیلئے ارسال کردہ درخواستوں کی تفصیل۔

## وزارت خزانہ/محکموں کو ارسال کردہ معلومات کی درخواستیں۔

امور خزانہ کی وزارت/محکموں کو معلومات کے حصول کیلئے مجموعی طور پر 42 درخواستیں بھجوائی گئیں۔ ان میں جو معلومات طلب کی گئیں وہ بجٹ سازی کے عمل کے دوران ہونے والے مختلف اجلاسوں، ان میں کیے گئے فیصلوں اور تیار کی گئی دستاویزات سے متعلق تھیں۔ معلومات فراہم کرنے کی یہ درخواستیں خزانہ کی وزارت/محکمہ کی جانب سے جاری بجٹ کیلنڈرز میں مختلف سرگرمیوں کے لئے طے کردہ اوقات کار کی بنیاد پر تیار کی گئیں۔ کسی بھی وزارت/محکمہ کی جانب سے مقررہ مدت کے دوران معلومات فراہم نہیں کی گئیں جبکہ متعلقہ انفارمیشن کمیشن/مختسب کو کی گئی اپیلیں بھی مقررہ مدت کے دوران کسی مثبت جواب کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

## وفاقی وزارتوں/صوبائی محکموں کو معلومات کے حصول کی درخواستیں۔

منتخب کردہ 10 وفاقی وزارتوں اور ہر صوبے کے پانچ محکموں کو معلومات کی فراہمی کی درخواستیں بھجوائی گئیں۔ ان منتخب کردہ وزارتوں/محکموں کو کل 110 درخواستیں ارسال کی گئیں جن کی تفصیل اوپر جدول میں دی گئی ہے۔ ان ارسال کردہ 110 معلومات کی درخواستوں میں سے 30 درخواستیں وفاقی وزارتوں اور 20 درخواستیں ہر صوبہ میں منتخب کردہ محکموں کو بھیجی گئیں۔ کسی بھی وفاقی وزارت اور صوبائی محکمہ نے متعلقہ قوانین میں دی گئی مقررہ مدت کے اندر معلومات کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ شکایات (انفارمیشن کمیشن/مختسب) کو بھیجی گئیں لیکن انفارمیشن کمیشن کی مداخلت کے باوجود مطلوبہ معلومات مقررہ مدت کے دوران فراہم نہیں کی گئیں۔

## معلومات تک رسائی کی درجہ بندی۔

چونکہ مقررہ وقت کے اندر کوئی معلومات موصول نہیں ہوئی لہذا ہر وفاقی وزارت/صوبائی محکمہ کے حاصل کردہ کل نمبر صفر ہیں۔ اس لیے محکموں کی درجہ بندی غیر ضروری ہو جاتی ہے۔

## حصہ دوم

بجٹ دستاویزات اور شہریوں کی شمولیت

دوسرے حصے میں درج ذیل امور کا جائزہ لیا گیا۔

- I - بجٹ دستاویزات کی دستیابی اور جامعیت۔
  - II - سیٹیزن بجٹ کی دستیابی اور اس میں شامل مواد۔
  - III - بجٹ سازی اور بجٹ پر عمل درآمد کے دوران انتظامی اداروں پر مقننہ (Parliament) کی نگرانی۔
  - IV - بجٹ سازی کے عمل میں شہریوں کی شرکت۔
  - V - دوران سال رپورٹس (Year Reports, IYR - In)، ششماہی (وسط مدتی) رپورٹس (MYR-year Reports - Mid) اور سالانہ (سال کے آخر کی) رپورٹس (YER-end Reports - Year)
  - VI - آڈیٹر جنرل کی جانب سے آڈٹ رپورٹس
  - VII - اعداد و شمار کی آن لائن دستیابی پر عمومی سوالات
- یہ حصہ 103 سوالات پر مشتمل ہے جن میں سے 81 سوالات کو سکور دیے گئے ہیں۔ سوالات کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر سکور والے سوال کے سامنے 2 یا 4 ممکنہ جواب دیے گئے ہیں۔ 4 ممکنہ جوابات والے سوالات کیلئے زیادہ سے زیادہ 3 نمبر ہیں۔ نیچے دی گئی مثال سے اسکی مزید وضاحت ہو جائیگی۔

سوال: دوران سال رپورٹس (IYRs) عوام کے لیے کب دستیاب ہوتی ہیں؟

سکور	ممکنہ جواب
3	کم از کم ہر مہینے، اور مہینہ ختم ہونے کی ایک ماہ کی مدت کے اندر۔
2	کم از کم ہر سہ ماہی، اور سہ ماہی کے بعد مہینہ ختم ہونے کی ایک ماہ کی مدت کے اندر۔
1	کم از کم ہر سہ ماہی، اور اور سہ ماہی کے بعد تین مہینے ختم ہونے کی تین ماہ کی مدت کے اندر۔
0	IYRs کو عوام کے لیے جاری نہیں کیا جاتا، یا تین ماہ سے زائد عرصے کے بعد جاری کئے جاتے ہیں۔

دو ممکنہ جوابات والے سوالات کو درج ذیل طریقہ سے نمبر دیئے گئے۔

سوال: کیا انتظامیہ بجٹ پر عمل درآمد کے دوران کمزور اور نمائندگی سے محروم طبقات سے انکی رائے کے حصول کیلئے ٹھوس اقدامات کرتی ہے؟

سکور	ممکنہ جواب
3	ہاں۔ انتظامیہ سالانہ بجٹ پر عملدرآمد کیلئے کمزور اور نمائندگی سے محروم طبقات، افراد یا تنظیموں سے انکی رائے کے حصول کیلئے ٹھوس اقدامات کرتی ہے۔
1	نہیں۔ انتظامیہ سالانہ بجٹ پر عملدرآمد کیلئے کمزور اور نمائندگی سے محروم طبقات، افراد یا تنظیموں سے انکی رائے کے حصول کیلئے ٹھوس اقدامات نہیں کرتی۔

5 ممکنہ جوابات کیساتھ صرف ایک سوال ہے۔ اس کا زیادہ سے زیادہ سکور 4 ہے۔ یہ سوال سیٹیزن بجٹ سیکشن میں درج ہے اور وضاحت کیلئے یہاں بھی دیا گیا ہے۔

سوال: درج ذیل میں سے کون سی معلومات سیٹیزن بجٹ میں فراہم کی گئی ہیں؟ i- اخراجات اور آمدنی کا مجموعہ ii- بجٹ میں اہم پالیسی اقدامات iii- میکرو اکنامک پیشگوئی جس پر بجٹ کا دارومدار ہوتا ہے۔ iv- شہریوں کے رابطہ کیلئے معلومات۔

سکور	مکملہ جواب
4	تمام چاروں معلومات
3	مذکورہ بالا معلومات میں سے کوئی سی 3
2	مذکورہ بالا معلومات میں سے کوئی سی 2
1	مذکورہ بالا معلومات میں سے کوئی سی 1
0	مذکورہ بالا معلومات میں سے کوئی بھی نہیں

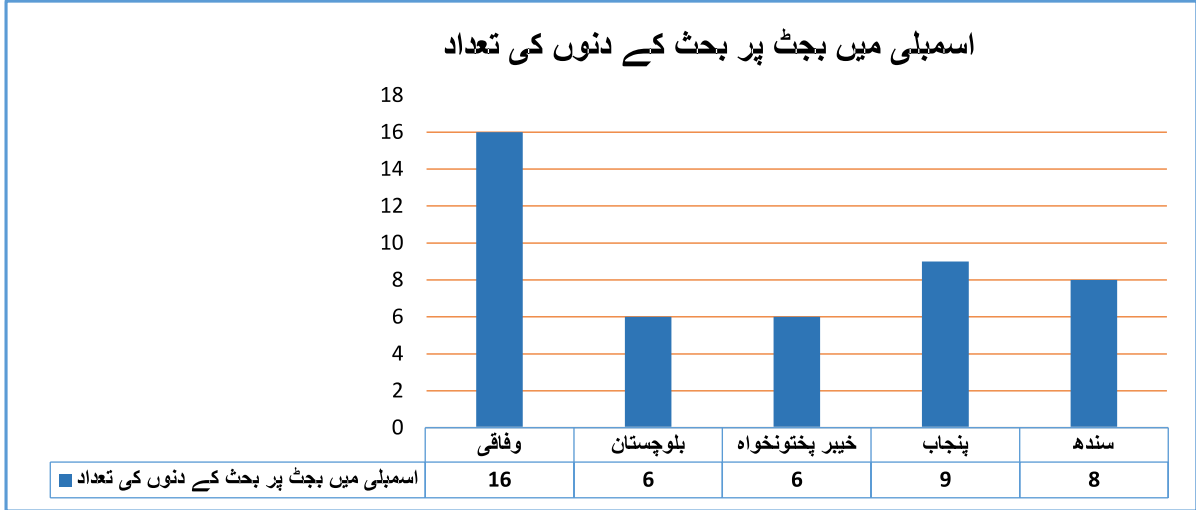
## یہ رپورٹ پچھلے سال سے کیسے مختلف ہے؟

اس رپورٹ کے طریقہ کار میں پچھلے سال کی نسبت سوالات کی تعداد بڑھائی گئی ہے۔ تین نئے حصے جن میں بجٹ اخراجات کے متعلق رپورٹس، آڈٹ اور بجٹ دستاویزات کی آن لائن دستیابی سے متعلق جامع سوالات شامل ہیں، اس سال کی رپورٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ "بجٹ دستاویزات کی دستیابی اور جامعیت" والے حصے میں چند اہم سوالات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ سوالات حکومتی قرضوں اور سود کی ادائیگی سے متعلق ہیں۔

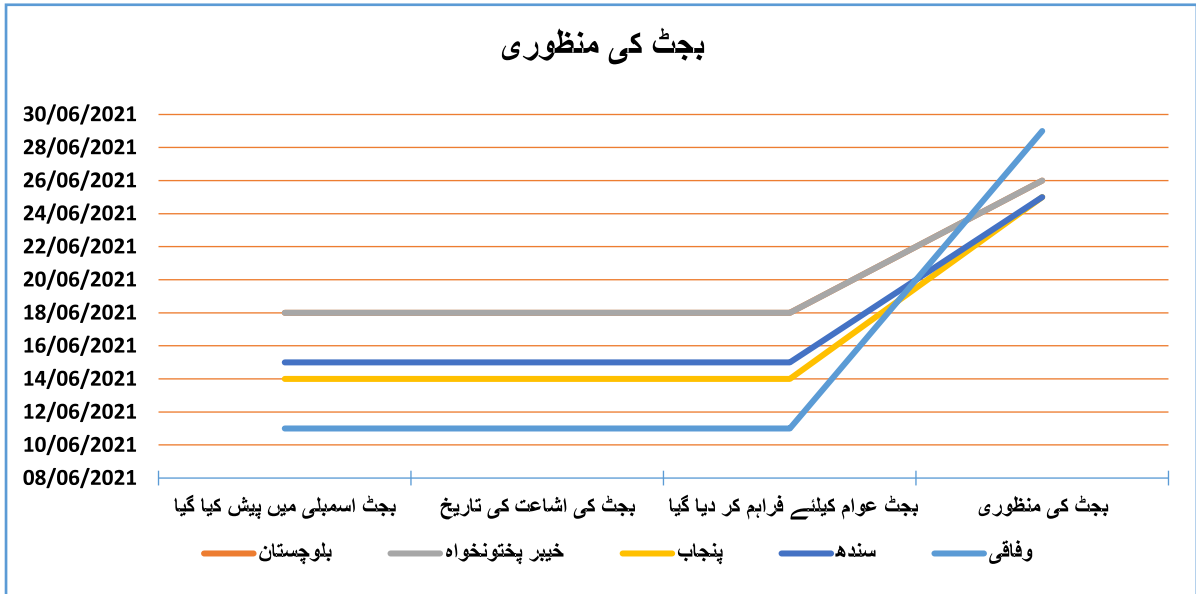
نتائج کا خلاصہ درج ذیل ہے:

## بجٹ کی منظوری کے عمل میں تیزی۔

ترقی یافتہ ممالک میں اپنائے جانے والے معیارات کے برعکس پاکستان کی اسمبلیاں نسبتاً کم عرصے میں ہی بجٹ کی منظوری دے دیتی ہیں۔ نیچے دیئے گئے گراف میں دکھایا گیا ہے کہ اسمبلیوں نے کتنے دن بجٹ پر بحث کی اور کتنے دنوں میں اس کی منظوری دی۔ قواعد و ضوابط کے مطابق ایک شرط یہ ہے کہ اسمبلی میں بجٹ پیش کیے جانے کے کم از کم دو دن بعد اس پر بحث کا آغاز کیا جائے۔ اگر ہم یہ تین دن (بجٹ کو پیش کرنے کے بعد دو دن) منہا کریں تو خیبر پختونخواہ اور بلوچستان کے لیے بحث اور منظوری کے دنوں کی تعداد صرف چھ رہ جاتی ہے۔



جدول 1: اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دنوں کی تعداد



چارٹ 2: وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں میں بجٹ پیش کرنے، بجٹ کی اشاعت، بجٹ کی عوام کو فراہمی اور بجٹ کی منظوری کی تاریخ

مندرجہ بالا گراف بجٹ کے لیے مختلف مراحل کو ظاہر کرتا ہے جن میں (1) اسمبلی میں بجٹ پیش کرنے، (2) بجٹ کی اشاعت، (3) عوام اور میڈیا کے لیے بجٹ کی فراہمی اور (4) بجٹ منظوری کی تاریخ شامل ہیں۔ ہر اسمبلی کے لیے پہلے تین مراحل کی تاریخ ایک جیسی ہیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بجٹ مکمل رازداری میں بنایا گیا ہے اور اسمبلیوں میں پیش کرنے سے پہلے میڈیا یا پارلیمنٹیریز کے ساتھ کوئی معلومات شیئر نہیں کی جاتیں۔ ہم قبل ازیں معلومات تک رسائی کے حصہ میں یہ دیکھ چکے ہیں کہ بیوروکریسی ہند دروازوں کے پیچھے بجٹ سازی کرتی ہے۔ وفاقی اور صوبائی محکموں کو بجٹ سے متعلق 150 معلومات کی درخواستوں ارسال کی گئیں لیکن کسی ایک درخواست کا بھی مقررہ وقت میں جواب نہیں دیا گیا۔

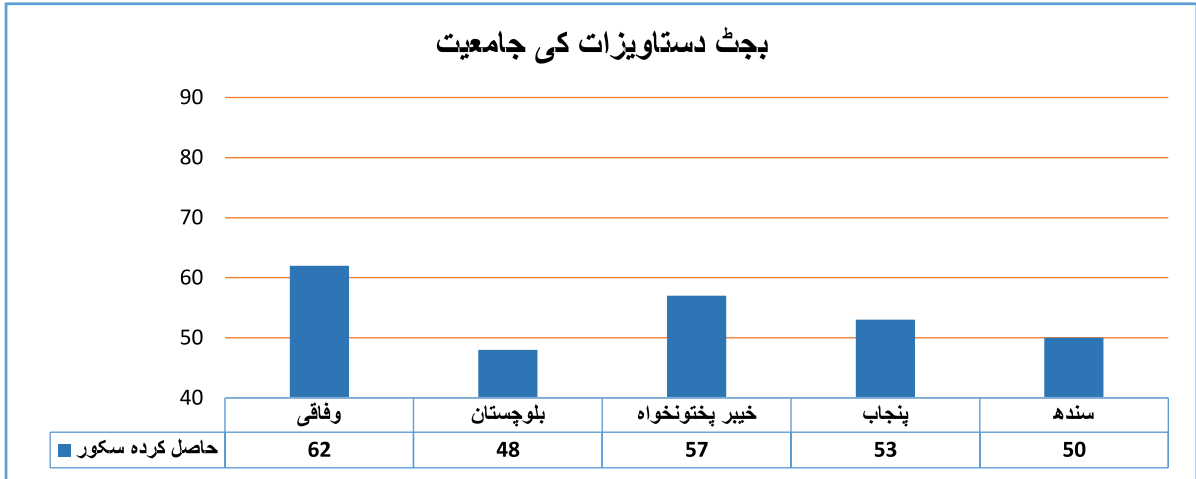
## بجٹ دستاویز کی دستیابی اور جامعیت۔

اس حصہ میں جائزہ لیا گیا ہے کہ پاکستانی بجٹ کی دستاویز کس حد تک بجٹ کی مختلف کلاسفیکیشن کے معیارات پر پورا اترتی ہیں۔ ان کلاسفیکیشن

میں بین الاقوامی سطح پر اپنائے جانے والی انتظامی (Administrative)، اقتصادی (Object / Economic)، اور (Functional) معاشی کلاسیفیکیشن شامل ہیں۔ کلاسیفیکیشن کا یہ نظام اب بڑی حد تک ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں رائج ہے۔ یہ حصہ حکومتوں کے مالیاتی اور غیر مالیاتی اثاثوں اور قرضوں کی تفصیلات کے بارے میں بھی سوالات پوچھتا ہے۔ اس کے علاوہ مالی سال سے قبل اور اختتام پر تخمینہ جات اور اصل اخراجات کے بارے سوالات کیے گئے ہیں۔ سروے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بجٹ دستاویز میں کثیر المدتی (ایک سال سے زیادہ) اخراجات اور آمدنی کے تخمینہ جات کو بجٹ دستاویزات میں شامل نہیں کیا گیا۔ بجٹ دستاویزات کثیر المدتی تخمینہ جات اور بجٹ سال سے پہلے کے برسوں میں ہونیوالے اصل اخراجات کو بھی ظاہر نہیں کرتیں۔ سروے کے سوالات کی تفصیل کے لیے ضمیمہ (ب) دیکھیں۔

اس حصہ میں مجموعی طور پر 29 سوالات کی اسکورنگ کی گئی جن کا زیادہ سے زیادہ اسکور 87 تھا۔ وفاقی حکومت 62 پوائنٹس (71%) حاصل کر کے سرفہرست جبکہ بلوچستان 48 نمبر (55%) کے ساتھ آخری پوزیشن پر ہے۔ اس حصہ میں وفاقی حکومت نے پچھلے سال کی نسبت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا جبکہ بلوچستان کا اسکور پچھلے سال کے 53 پوائنٹس سے کم ہو کر رواں سال 48 پوائنٹس پر پہنچ گیا۔

پاکستان میں بجٹ کے اعداد و شمار "مشین ریڈیبل" فارم میں پیش نہیں کئے جاتے جو آزادانہ طور پر بجٹ کو جانچنے اور تجزیہ کرنے میں بہت بڑی رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ بجٹ پی ڈی ایف فارمیٹ میں پیش کیا جاتا ہے اور پی ڈی ایف فارمیٹ میں دستاویز کو اس طرح سے ڈیزائن کیا جاتا ہے کہ فائلوں کو مشین ریڈیبل شکل میں تبدیل کرنا اور ان اعداد و شمار کا تجزیہ کرنا ممکن نہیں رہتا۔



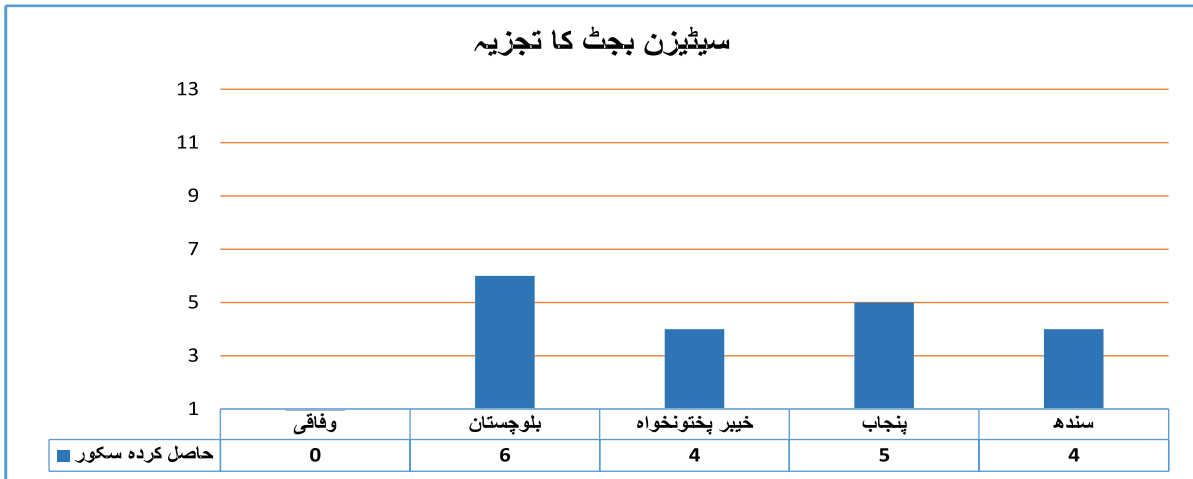
جدول 3: وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی بجٹ دستاویزات کی جامعیت۔

## سیٹیزن بجٹ۔

پچھلے سال سندھ نے سیٹیزن بجٹ تیار نہیں کیا تھا۔ اس سال وفاقی حکومت نے سیٹیزن بجٹ پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ سیٹیزن بجٹ کو طے شدہ چار معیارات پر جانچا گیا تاہم رواں سال سیٹیزن بجٹ کے معیار میں کافی بہتری دیکھی گئی ہے۔ خیبر پختونخواہ نے 193 صفحات پر مشتمل دستاویز کے ذریعے کافی تفصیلات فراہم کیں ہیں۔ یہ صرف صفحات کی تعداد میں اضافہ نہیں ہے کہ جس کیلئے صوبائی حکومت کو سراہا جائے بلکہ پہلی بار خیبر

پختونخواہ حکومت نے ”Something for everyone“ کے باب میں ضلعی سطح پر ترقیاتی سکیموں بارے آگاہ کیا ہے۔ تاہم ان سکیموں کیلئے مختص بجٹ کی تفصیلات فراہم کر کے اسے مزید بہتر بنایا جاسکتا تھا۔ پنجاب حکومت کی جانب سے سیٹیزن بجٹ کے معیار کو بہتر بنانے کی سنجیدہ کوشش کی گئی یہ دستاویز خیبر پختونخواہ کی طرح مختلف اضلاع کی ترقیاتی سکیموں کی تفصیل تو فراہم نہیں کرتی لیکن اس میں مختلف انتظامی یونٹس کے تحت ترقیاتی سکیموں کی مناسب تفصیل شامل کی گئی ہے۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ سیٹیزن بجٹ کو شائع کرنے کی روایت پاکستان میں جڑ پکڑ رہی ہے۔ تاہم وفاقی حکومت کی جانب سے سیٹیزن بجٹ شائع نہ کرنا حیران کن تھا۔

سیٹیزن بجٹ کا سروے سیکشن سات سوالات پر مشتمل ہے۔ جس میں 3 عمومی یا جنرل سوالات اور 4 اسکور والے سوالات شامل ہیں۔ اسکور والے سوالات سیٹیزن بجٹ میں شامل مواد، اسے لوگوں تک پہنچانے کے طریقہ کار اور اس میں شامل مواد پر شہریوں کی رائے لینے کے ایگزیکٹو کے طریقہ کار سے متعلق ہیں۔

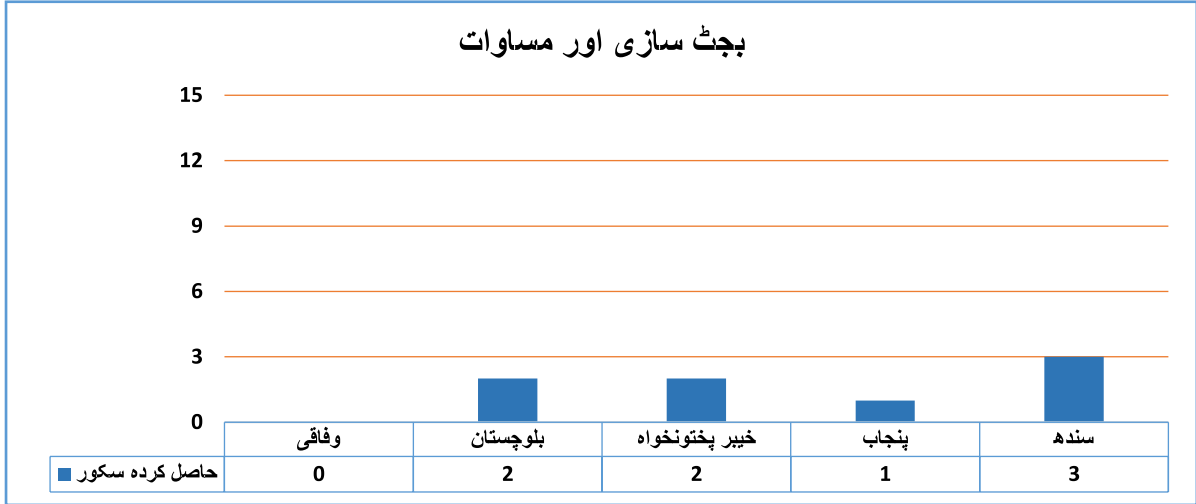


جدول 4: وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے جاری سیٹیزن بجٹ کا معیار

## مساوی بجٹ۔

یہ حصہ معاشرے کے پسماندہ طبقات کے لیے بجٹ مختص کرنے سے متعلق ہے۔ اس میں خواتین، بچوں، اقلیتوں اور افراد باہم معذوری کے لیے بجٹ مختص کرنے سے متعلق سوالات شامل ہیں۔ اس زاویہ سے پاکستان میں بجٹ پیش کرنے کی روایت انتہائی کمزور ہے۔ صوبوں کی سطح پر وومن ڈیولپمنٹ کا ایک علیحدہ محکمہ موجود ہے۔ کچھ صوبوں کے پاس اقلیتوں اور معذور افراد کیلئے الگ الگ محکمہ جات بھی ہیں۔ لیکن یہاں ہم ان پسماندہ طبقات پر بجٹ کا مجموعی اثر دیکھ رہے ہیں جس کے بارے میں بجٹ دستاویز خاموش ہیں۔ بجٹ کو صنفی نقطہ نظر سے پیش کرنے کی روایت (Gender Specific Budgeting) کئی ممالک میں رائج ہے۔ سارک ممالک میں یہ طریقہ بھارت، بنگلہ دیش اور افغانستان میں کامیابی سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں 15 سال قبل ڈونر کی معاونت سے صنفی نقطہ نظر سے بجٹ پیش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن بعد میں حکومت نے اس سلسلے میں کوئی زیادہ جوش و خروش کا مظاہرہ نہیں کیا۔

باقی تینوں موضوعات پر بھی کم و بیش یہی صورت حال ہے۔ سروے میں یہ بات سامنے آئی بچوں، اقلیتوں اور افراد باہم معذوری کیلئے مختص بجٹ پر کوئی رپورٹ یا تجزیہ بجٹ دستاویزات کا حصہ نہیں ہے۔ اس سیکشن میں ایک سوال ترقیاتی اسکیموں کو ہر ضلع کے لحاظ سے الگ الگ پیش کرنے سے متعلق بھی تھا تا کہ بجٹ کے جغرافیائی پھیلاؤ کو بھی واضح کیا جاسکے۔ جغرافیائی پھیلاؤ والے سوال میں وفاقی حکومت اور ہر صوبے کا اسکور صفر رہا۔



جدول 5: پسماندہ طبقات کیلئے مختص بجٹ کے اعداد و شمار

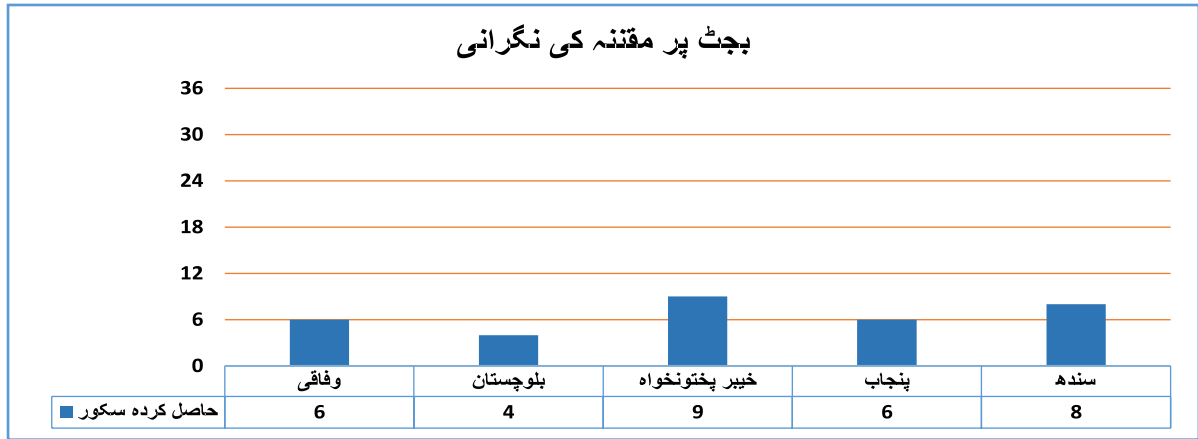
## بجٹ پر متقنہ (Parliament) کی نگرانی۔

سروے کا یہ حصہ بجٹ سازی، بجٹ کی منظوری اور اسکے نفاذ کے دوران ایگزیکٹو یا انتظامیہ پر متقنہ (Parliament) کے کنٹرول کا اندازہ لگانے کیلئے ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ حصہ 12 سوالات پر مشتمل ہے۔ سروے کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ بجٹ کے معاملات پر متقنہ کی گرفت کمزور ہے۔ بجٹ کو اسمبلی میں پیش کرنے سے پہلے تک قانون سازوں کی بجٹ دستاویز تک رسائی نہیں ہوتی۔ کچھ صوبوں نے اسمبلیوں کے پری بجٹ سیشن شروع کیے تھے لیکن ممبران اسمبلی کی جانب سے پیش کردہ تجاویز کی منظوری اور انہیں حتمی بجٹ میں شامل کرنے کے بارے میں کوئی رپورٹ دستیاب نہیں ہے۔ اس کے برعکس انتظامیہ (ایگزیکٹوز) کے پاس بجٹ کے نفاذ کے دوران اس میں رد و بدل کے لامحدود اختیارات ہیں۔ وہ کسی بھی ترقیاتی اسکیم کو بجٹ جاری کر سکتے ہیں اور کسی بھی اسکیم کا بجٹ جاری ہونے سے روک سکتے ہیں یہاں تک کہ سال کے دوران نئی اسکیموں کا اجرا بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسکی منظوری کیلئے صرف ایک چیز کی ضرورت ہے کہ سال کے آخر میں اسے ضمنی بجٹ میں شامل کر دیا جائے اور اسمبلی سے اس کی منظوری لے لی جائے، حالانکہ تمام اخراجات پہلے ہی ہو چکے ہوتے ہیں۔

ان حالات میں ایک ایسے پیشہ وارانہ ادارہ کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے جو سال بھر بجٹ کے نفاذ کے عمل کی نگرانی کرے۔ پاکستان میں ایسا کوئی ادارہ موجود نہیں ہے۔ سول سوسائٹی تنظیموں کیلئے ایسا کردار ادا کرنا تقریباً ناممکن ہے کیونکہ بجٹ اخراجات کے اعداد و شمار تک رسائی مشکل ہے اور بجٹ معاملات میں شمولیت کے لئے شہریوں کی حوصلہ افزائی بھی نہیں کی جاتی۔ سندھ اور خیبر پختونخواہ حکومت نے شفافیت اور اعداد و شمار کی فراہمی کے حوالہ سے کچھ پیش رفت کی ہے لیکن ابھی بھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ پاکستان میں معلومات تک رسائی کا نظام کمزور ہے اور بجٹ کے معاملات میں یہ کمزوری اس رپورٹ کے پہلے حصے میں عیاں ہو چکی ہے۔ بجٹ معاملات میں معلومات کے حق کی درخواست کے ذریعے سرکاری محکموں میں ہلکی سی ہلچل پیدا کرنے میں بھی مہینوں لگ جاتے ہیں۔

یہ حصہ 12 سوالات پر مشتمل ہے جن کا زیادہ سے زیادہ سکور 36 ہے۔ ان سوالات کے ذریعے بجٹ کی منظوری کے دوران مقننہ کے اختیارات کو جانچا گیا ہے۔ اس حصے میں انتظامیہ کی جانب سے اسمبلی سے منظور شدہ فنڈز میں تبدیلی کے لئے مقننہ کے اختیارات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

اس سیکشن میں ایک اہم سوال یہ تھا کہ ممبران اسمبلی کو "بجٹ مالی سال شروع ہونے سے کتنا پہلے" بجٹ سٹیٹمنٹ مل جاتی ہے۔ جس کے چار ممکنہ جوابات یہ تھے 1۔ مالی سال شروع ہونے سے تین ماہ قبل 2۔ مالی سال شروع ہونے سے دو ماہ قبل 3۔ مالی سال شروع ہونے سے ایک ماہ قبل 4۔ مالی سال شروع ہونے سے ایک ماہ سے کم عرصہ قبل۔ تمام ممبران اسمبلی کو بجٹ کی کاپی مالی سال شروع ہونے سے ایک ماہ سے بھی کم عرصہ پہلے مہیا کی گئی جو کہ بہت سے ترقیاتی ممالک میں موجود روایات کے برخلاف ہے۔



جدول 6: بجٹ سازی کے عمل پر مقننہ کی نگرانی۔

## بجٹ سازی کے عمل میں شہریوں کی شرکت۔

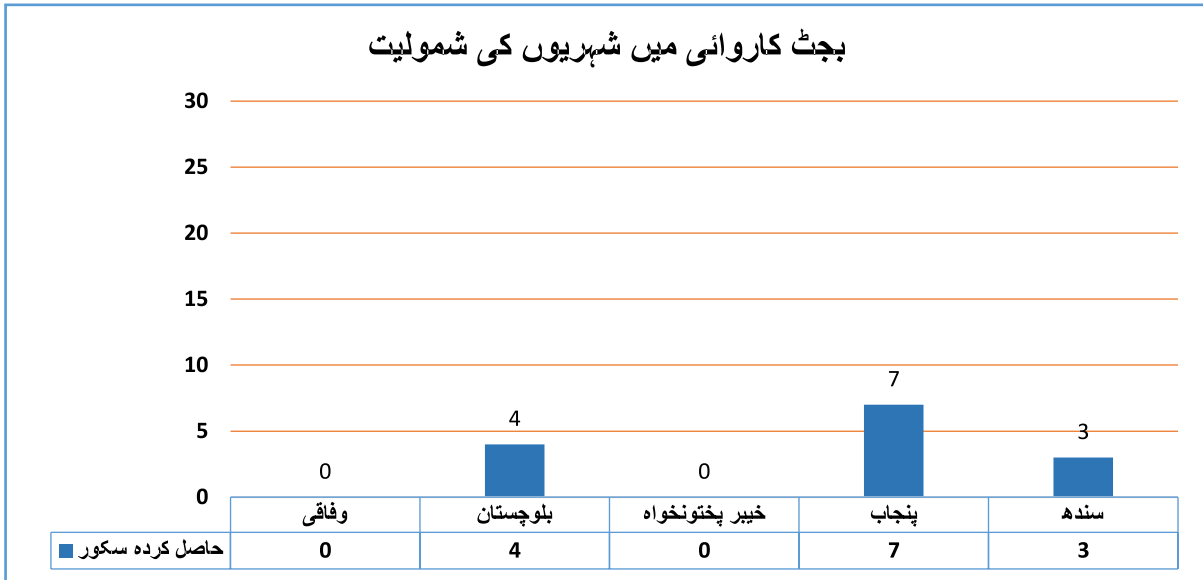
بجٹ سازی کے عمل میں شہریوں کی شمولیت کا معاملہ پاکستان میں بجٹ ماہرین اور بجٹ پر کام کرنیوالی غیر سرکاری تنظیموں کے ہاں گہری تشویش کا باعث رہا ہے۔ حالیہ برسوں کے دوران اس میں کچھ زیادہ بہتری دیکھنے میں نہیں آئی۔ بین الاقوامی سطح پر بھی یہ رجحان کچھ بہت زیادہ حوصلہ افزا نہیں ہے۔ نیوزی لینڈ جیسا ملک جو "اوپن بجٹ سروے" کی رینلنگ میں پہلے نمبر پر رہا، شہریوں کی شمولیت کے حوالہ سیز زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکا، تاہم ان ممالک اور پاکستان کے درمیان ابھی بھی بہت فاصلہ ہے۔

پاکستان میں کوئی ایسا طے شدہ نظام یا قانون موجود نہیں جو بجٹ سازی کے عمل میں شہریوں کی شمولیت یقینی بنائے۔ اس سال پنجاب حکومت نے ایس این جی پروگرام (National Governance Program - Sub) کے تعاون سے فروری 2021 میں پری۔ بجٹ مشاورت کے ذریعے بجٹ تجاویز طلب کیں۔ اس مشاورت میں حکومتی نمائندوں، ترقیاتی اداروں، اقوام متحدہ کی ایجنسیوں، ماہرین تعلیم اور سول سوسائٹی تنظیمیں نے شرکت کی تاہم یہ ایک اشرا فیکہ اجتماع تھا اور شہریوں کی رائے لینے کے لیے کوئی ٹھوس اقدامات نہیں کیے گئے تھے۔ یہ بھی واضح نہیں ہے کہ اس مشاورت کے دوران موصول ہونے والی کتنی تجاویز کو بجٹ میں شامل کیا گیا۔

بجٹ سازی کے عمل میں شہریوں کی شمولیت کا جائزہ 10 سوالات سے لیا گیا ہے۔ صرف دو صوبائی حکومتیں ایسی ہیں جنہوں نے بجٹ کیلنڈر میں متعلقین کی کسی قسم کی شمولیت کا طریقہ کار وضع کیا ہے۔ یہ بلوچستان اور پنجاب کی حکومتیں ہیں جن کا بجٹ کیلنڈر درج ذیل ہے۔

حکومت	بجٹ کیلنڈر میں تفصیل	ذمہ دار وزارت/محکمہ	تاریخ
بلوچستان	ممبران اسمبلی و دیگر شراکت داروں کیساتھ قبل از بجٹ مشاورتی اجلاس	خزانہ	20 نومبر تا 21 جنوری 2021
پنجاب	ممبران اسمبلی، صحافیوں اور شہریوں کیساتھ قبل از بجٹ مشاورتی اجلاس	خزانہ	15 نومبر تا 31 دسمبر 2020

یہ بجٹ کیلنڈر، بجٹ کال سرکلر کا حصہ ہے اور اگرچہ یہ سرکلر متعلقہ وزارتوں/محکموں کے لئے جاری کیا جاتا ہے لیکن یہ آن لائن دستیاب ہے اور عام شہری بھی اس تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ خیبر پختونخوا حکومت نے قبل از بجٹ مشاورت کی لیکن اسے صرف انچارج وزراء تک محدود رکھا گیا۔ وفاقی اور سندھ حکومتوں کے بجٹ کیلنڈر میں متعلقہ فریقوں سے مشاورت کا کوئی ذکر دیکھنے کو نہیں ملتا۔ سروے کے نتائج یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ کسی بھی وزارت یا محکمہ کے پاس بجٹ سازی میں شہریوں کی شمولیت کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ مجموعی طور پر شہریوں کی شمولیت کے حوالہ سے تمام حکومتوں کی کارکردگی انتہائی مایوس کن رہی ہے۔ اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے حکومتوں کی جانب سے فوری اقدام کی ضرورت ہے۔ ذیل میں بجٹ سازی کے عمل میں شہریوں کی شمولیت میں حاصل کردہ سکور دیکھے جاسکتے ہیں۔

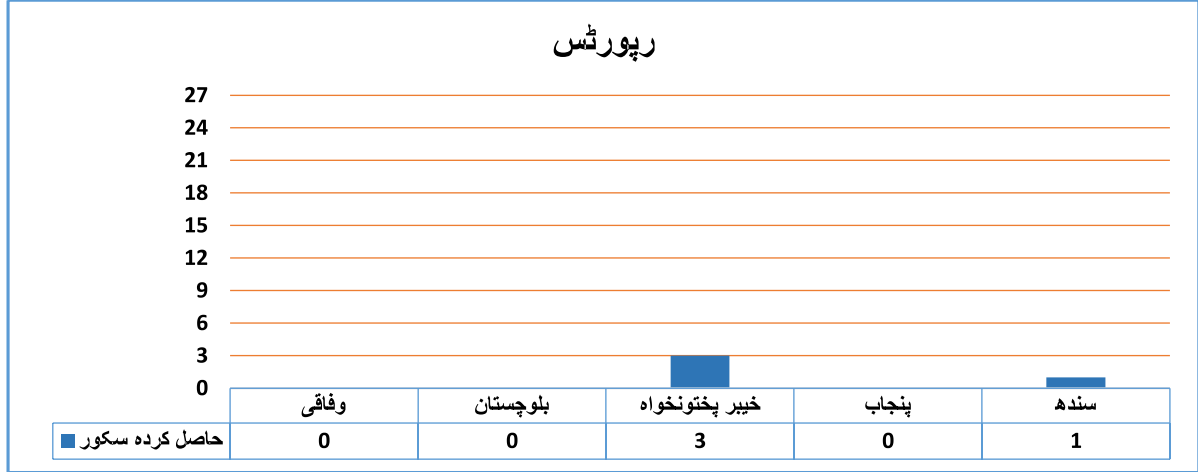


جدول 7: شہریوں کی بجٹ سازی کے عمل میں شمولیت۔

## بجٹ اخراجات کی رپورٹس

یہ حصہ تین قسم کی رپورٹس سے متعلق ہے: ماہانہ یا سہ ماہی رپورٹس، ششماہی رپورٹس اور سالانہ رپورٹس۔ یہ رپورٹس حکومت کی جانب سے عوام کو فراہم کیے گئے بجٹ اخراجات کے اعداد و شمار کے بارے میں ہیں۔ کسی بھی صوبائی اور وفاقی حکومت میں ایسی رپورٹ جاری کرنے کا رواج نہیں ہے۔ خیبر پختونخواہ اور سندھ حکومتوں نے ترقیاتی سکیموں کیلئے مختص بجٹ کے اعداد و شمار اپنی ویب سائٹس پر فراہم کرنا شروع کیے ہیں تاہم حکومتوں کی طرف سے کوئی باضابطہ رپورٹ جاری نہیں کی جاتی ہے۔

سال کے دوران جاری رپورٹ (IYR) سے مراد حکومت کی جانب سے جاری کردہ ماہانہ یا سہ ماہی رپورٹ ہے وسط سال (MYR) کی رپورٹ سال کے وسط میں جاری کی جاتی ہے جو اس وقت تک جاری کردہ بجٹ اور اخراجات سے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔ سال کے اختتام پر جاری ہونے والی رپورٹ پورے سال کے مجموعی اعداد و شمار کو ظاہر کرتی ہے۔

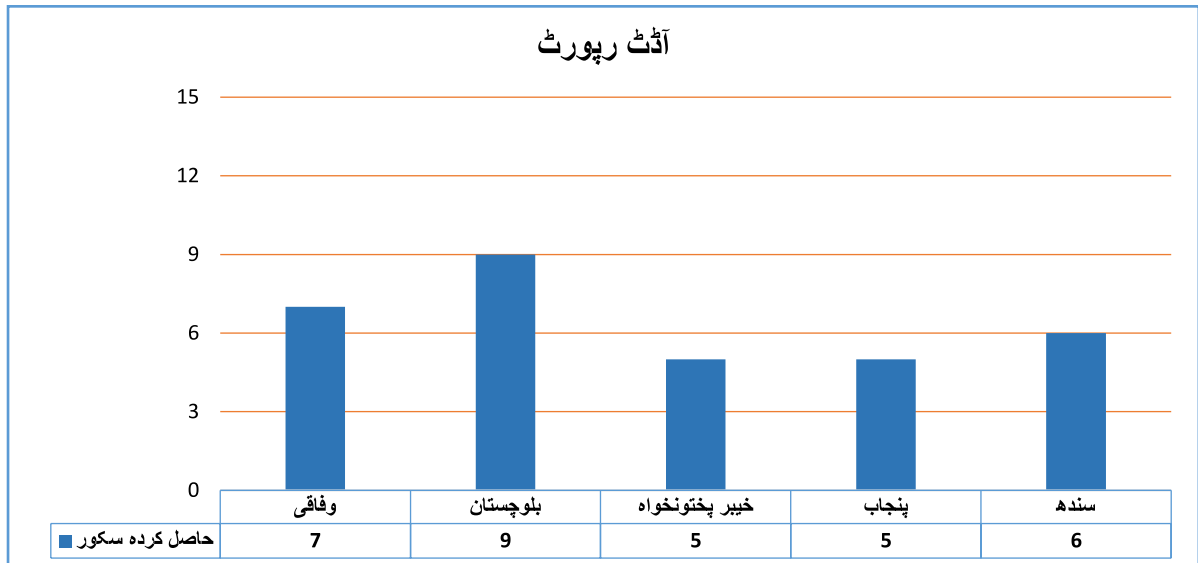


جدول 8: بجٹ کی ریلیز اور اخراجات کی صورتحال

## آڈٹ

یہ حصہ آڈیٹر جنرل کی جانب سے کیے گئے آڈٹ کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ پاکستان میں آڈیٹر جنرل سرکاری اخراجات کے آڈٹ اور رپورٹس تیار کرنے کا ذمہ دار ہے۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی ویب سائٹ پر دستیاب آخری آڈٹ رپورٹس سال 2018-19 سے متعلق ہیں جو ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔

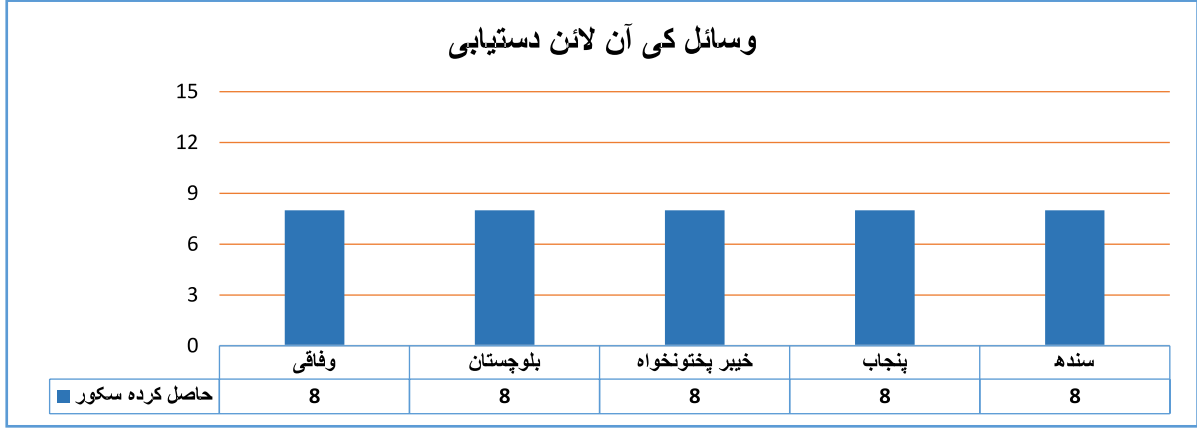
اس حصہ میں کل 5 سوالات تھے جن کے زیادہ سے زیادہ 15 پوائنٹس تھے۔ بلوچستان 9 پوائنٹس کیساتھ پہلے جبکہ وفاقی حکومت 7 پوائنٹس کیساتھ دوسرے نمبر پر رہی۔



جدول 9: آڈٹ رپورٹس کی جامعیت

## بجٹ اعداد و شمار کی آن لائن دستیابی

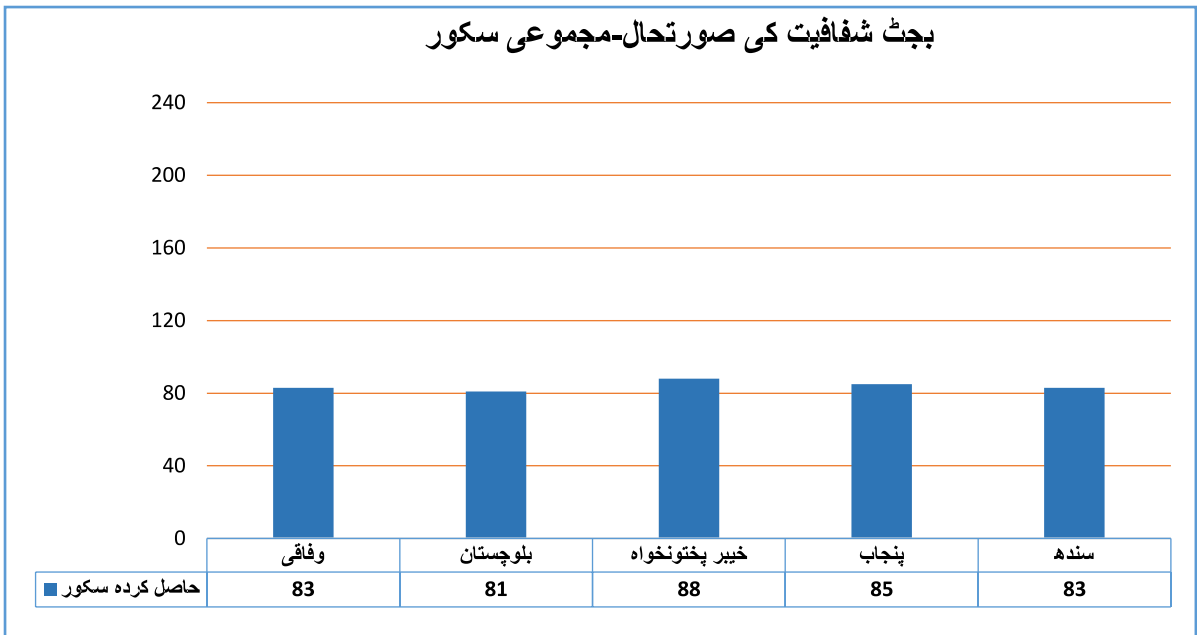
آخری حصہ میں گذشتہ برسوں کے بجٹ کے اعداد و شمار کی آن لائن دستیابی کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔



جدول 10: گذشتہ سالوں کے بجٹ وسائل کے اعداد و شمار کی آن لائن دستیابی

## مجموعی اسکور

خیبر پختونخواہ حکومت 88 پوائنٹس کے ساتھ پہلے، پنجاب حکومت 85 پوائنٹس کیساتھ دوسرے جبکہ سندھ اور وفاقی حکومت 83 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے اور بلوچستان 81 پوائنٹس کے ساتھ آخری نمبر پر رہی۔ درج ذیل گراف یہ بتاتا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں بجٹ سازی کیلئے تقریباً ایک ہی طرح کا طریقہ کار اپناتی ہیں۔



## اصلاحاتی ایجنڈا

1 بجٹ سازی کے لیے اصلاحاتی ایجنڈے پر بات کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں پاکستان میں معلومات تک رسائی کے کمزور نظام کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ معلومات تک رسائی کے مختلف قوانین کے ذریعے ارسال کردہ معلومات کی درخواستوں پر سرکاری رد عمل کے حوالہ سے کامیابی کی شرح مسلسل کم ہو رہی ہے اور بجٹ سے متعلق معلومات بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اس تجزیاتی رپورٹ کے ذریعے پاکستان میں معلومات تک رسائی میں حائل رکاوٹوں کی طرف واضح اشارہ ملتا ہے۔

2 وفاقی وزارتوں اور صوبائی محکموں کو ارسال کردہ 150 معلومات کی درخواستوں پر کسی بھی محکمے کی جانب سے جواب موصول نہ ہونا ایک اہم مسئلہ ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ انفارمیشن کمیشنز محکموں کو طویل خط و کتابت میں مصروف رکھتے ہیں اور قانون میں موجود سزا کے طریقہ کار پر عملدرآمد کروانے کے لئے تاخیر سے کام لیتے ہیں۔ ملک میں معلومات تک رسائی کا مضبوط کلچر جس سے ادارے عوام کو جوابدہ ہوں، ملک میں شفافیت کے فروغ میں مددگار ثابت ہوگا اور اس سلسلے میں تمام متعلقین بشمول انفارمیشن کمیشن کو اپنا کام بھرپور طریقے سے ادا کرنا ہوگا۔

3 صوبائی اسمبلیاں بجٹ پر بحث اور منظوری پر اوسط 7 دن صرف کرتی ہیں۔ بجٹ ایک اہم دستاویز ہے جو مختلف جلدوں اور ہزاروں صفحات پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس مختصر مدت میں ان دستاویزات کو پڑھنا اور سمجھنا بعید از قیاس ہے۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ بجٹ قانون سازوں کو جون کے مہینے میں فراہم کیا جاتا ہے جسے آئندہ مالی سال کے آغاز سے پہلے منظوری کے عمل سے گزرنا ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ بجٹ کی دستاویز قانون سازوں کو بجٹ اجلاس سے کم از کم ایک ماہ قبل فراہم کر دے جائیں تاکہ وہ انہیں اچھی طرح پڑھ لیں اور بجٹ اجلاس کے دوران بھرپور طریقے سے شرکت کر سکیں۔ اگر رائج طریقہ کار کے تحت فی الحال یہ ممکن نہ ہو تو اسمبلی میں بجٹ پیش کرنے اور اس پر بحث شروع کرنے کے مابین دنوں کی تعداد میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔

4 بجٹ سازی کے عمل میں عوامی شمولیت کیلئے حکومتوں کو چاہیے کہ وہ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کے اعداد و شمار بروقت فراہم کرے۔ فی الحال یہ اعداد و شمار شہریوں اور میڈیا کو فراہم نہیں کیے جاتے۔ یہ اعداد و شمار عوام کو اس وقت میسر ہوتے ہیں جب اگلے مالی سال کا بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔ بجٹ سازی اور اس کے نفاذ کی مسلسل نگرانی کرنے کیلئے ایک خود مختار ادارہ / کمیشن ہونا چاہیے۔

5 پاکستان میں بجٹ اخراجات کی ماہانہ / سہ ماہی یا سالانہ رپورٹ جاری کرنے کی کوئی روایت نہیں ہے۔ خیبر پختونخواہ اور سندھ حکومت کے محکمہ خزانہ نے اپنی ویب سائٹس پر ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے اعداد و شمار حاصل کرنے کی سہولت فراہم کی ہے، لیکن اسے حکومت کی جانب سے رپورٹس کے اجراء کے متبادل کے طور پر نہیں لیا جاسکتا۔ قانون سازوں کو یہ مسئلہ اسمبلی میں اٹھانا چاہیے اور وزارت / محکمہ خزانہ سے ماہانہ بجٹ پر عمل درآمد کی رپورٹ جاری کرنے کو کہنا چاہیے۔ اس سے شراکت داروں کو بجٹ کی نگرانی کرنے میں مدد ملے گی اور سال کے آخر میں نظر ثانی شدہ بجٹ کسی بڑی حیرانی کا باعث نہیں بنے گا جیسا کہ اکثر اوقات ہوتا ہے۔

6 آئین اور بجٹ رولز انتظامیہ کو ایک سے دوسرے انتظامی یونٹ میں فنڈز منتقل کرنے کے لامحدود اختیار دیتے ہیں۔ یہ عمل بجٹ تخمینہ جات (Budget Estimates) اور سال کے آغاز میں اس کی منظوری کے عمل کو بے معنی بنا دیتا ہے۔ ایسی انتظامی رد و بدل / منتقلی کی اجازت ایک مخصوص حد تک ہونی چاہیے اور اس حد سے زائد فنڈز کی منتقلی سے قبل اسمبلی سے منظوری لینا ضروری ہونا چاہیے۔

7 پاکستان میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے جو بجٹ سازی اور اس پر عمل درآمد کے عمل میں شہریوں کی شرکت کو یقینی بنائے۔ ایسے کسی قانون کی عدم موجودگی کے باعث شہریوں کو بجٹ سازی کے پورے عمل سے باہر رکھا جاتا ہے۔ کچھ حکومتیں معمول کے مطابق، شراکت داروں سے مشاورت (بشمول شہریوں) کو اپنے بجٹ کیلنڈرز میں شامل کرتی ہیں، لیکن اس طرح کی مشاورتی اجلاس کہیں بھی دیکھنے کو نہیں ملتے۔ یہاں تک کہ بجٹ کیلنڈر کے بارے میں شہری بے خبر ہی رہتے ہیں۔ قانون سازی کے ذریعے بجٹ سازی کے عمل میں شہریوں کی شمولیت کو قانونی شکل دی جانی چاہیے۔

8 پاکستان میں بجٹ "مشین ریڈیبل فارمیٹ" میں شائع نہیں کئے جاتے۔ اس وجہ سے محققین کے لئے ڈیٹا کو الگ کرنا اور اس پر مختلف اقسام کے تجزیے کرنا ناممکن ہو کر رہ جاتا ہے۔ اعداد و شمار "مشین ریڈیبل" مثلاً ایکسل (Excel) فارمیٹ میں پیش کیے جائیں تاکہ ہر کوئی اس سے استفادہ کر سکے۔

Centre for Peace and Development Initiatives (CPDI) is an independent, non-partisan and a not-for-profit civil society organization working on issues of peace and development in Pakistan. It is registered Under Section 42 of the Companies Ordinance, 1984 (XLVII of 1984). It was established in September 2003 by a group of concerned citizens who realized that there was a need to approach the issue of peace and development in a an integrated manner. CPDI is a first initiative of its kind in Pakistan. It seeks to inform and influence public policies and civil society initiatives through research-based advocacy and capacity building in order to promote citizenship, build peace and achieve inclusive and sustainable development. Areas of special sectoral focus include promotion of peace and tolerance, rule of law, transparency and access to information, budget watch, media watch and legislative watch and development.



Centre for Peace and  
Development Initiatives

☎ +92 51 831 27 94, 831 27 95    📠 +92 51 844 36 33

📘 /cpdi.pakistan    ✉ info@cpdi-pakistan.org

📱 /cpdi\_pakistan    📷 /cpdi\_pak

Company setup under Section 42 of the Companies Ordinance, 1984

[www.cpdi-pakistan.org](http://www.cpdi-pakistan.org)